

علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی سوانح حیات

<?xml encoding="UTF-8?">



علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی سوانح حیات

حضرت علیؑ مردوں میں سب سے پہلے حضرت محمدؐ پر ایمان لائے۔ [16] آپ شیعوں کے پہلے امام [17] اور اہل سنت کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

ولادت سے ہجرت تک

امام علیؑ 13 رجب 30 عام الفیل بروز جمعہ (23 سال قبل از ہجرت) خانہ کعبہ کے اندر متولد ہوئے۔ [18] کعبہ میں آپ کی ولادت کی روایت کو شیخ صدوق، شیخ مفید سید رضی، قطب راوندی و ابن شہر آشوب سمیت تمام شیعہ علماء اور حاکم نیشابوری، حافظ گنجی شافعی، ابن جوزی حنفی، ابن صباغ مالکی، حلبی اور مسعودی سمیت بیشتر سنی علماء متواتر (مسلمہ) سمجھتے ہیں۔ [19]

6 برس کی عمر میں (ہجرت سے 17 سال پہلے) جب مکہ میں قحط پڑا تو آپ کو آنحضرت کے گھر جبکہ آپ کے بھائی جعفر کو عباس بن عبد المطلب کے گھر جانا پڑا چونکہ آپ کے والد ابو طالب اس وقت اپنے کثیر العیال خانوادے کا خرچ اٹھانے سے قاصر تھے۔ [20] امام علی نے اپنے ایک خطبہ میں اس دور میں آنحضرت کے نیک سلوک کی طرف اشارہ کیا ہے۔ [21]

بعثت پیغمبر کے بعد (ہجرت سے 13 سال قبل) مردوں میں آپ و عورتوں میں حضرت خدیجہ سب سے پہلے آنحضرت پر ایمان لائیں۔ [22] آپ اس وقت دس برس کے تھے اور پیغمبر کے ہمراہ مخفیانہ طور پر مکہ کے اطراف کے پہاڑوں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ [23] جب آنحضرت نے علنی طور پر دعوت اسلام شروع کی اور حکم ہوا کہ اپنے اعزا کو اسلام کی دعوت دیں جسے دعوت ذو العشیرہ یا واقعہ یوم الدار کہتے ہیں، میں آپ نے آنحضرت کی حمایت کی اور انہوں نے آپ کو اپنا بھائی، وصی و جانشین قرار دیا۔ [24] ہجرت سے 6 سال قبل جب مسلمانوں

کو مشرکین مکہ نے شعب ابی طالب میں محصور کر دیا اور ان کی خرید و فروش، آمد و رفت پر پابندی عائد کر دی گئی، اس عرصہ میں حضرت ابو طالب نے بارہا آنحضرت کی جگہ پر آپ کو سلایا۔ [25] محاصرہ ختم ہونے کے کچھ عرصہ کے بعد ہجرت سے تین سال پہلے جب آپ 19 سال کے تھے تو والد کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ [26] حضرت ابو طالب کے بعد حالات مسلمانوں کے لئے بدتر ہو گئے اور آنحضرت نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا۔ شب ہجرت میں جب آپ کی عمر 23 تھی، آپ مشرکین کی پیغمبر اکرم کے قتل کی سازش سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کی جگہ پر سوئے۔ یہ شب لیلة المبيت کے نام سے مشہور ہے۔ [27] آپ چند روز کے بعد آنحضرت کے پاس جمع امانتوں کو واپس کر کے ایک گروہ کے ساتھ حضرت فاطمہ و فاطمہ بنت اسد کے ہمراہ مدینہ گئے۔ [28]

ہجرت کے بعد

مدینہ ہجرت کرتے وقت آنحضرت نے مقام قبا میں تقریباً 15 دن تک رک کر حضرت علی اور ان کے ہمراہ آنے والے افراد کا انتظار کیا۔ [29] مدینہ میں مسجد النبی کی تعمیر کے بعد آنحضرت نے اپنے پہلے خطبے میں مہاجرین و انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور حضرت علی کو اپنا بھائی بنایا۔ [30] سنہ 2 ہجری میں مسلمانوں و مشرکین کے درمیان جنگ بدر پیش آئی۔ دشمن کی فوج کے بہت سے افراد جن میں سردار بھی شامل تھے، حضرت علی کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ [31] جنگ بدر کے بعد [32] آپ نے 25 برس کی عمر میں حضرت فاطمہ سے شادی کی [33] جبکہ ان کے اور بھی طلبگار تھے۔ [34] آنحضرت نے بذات خود صیغہ عقد جاری کیا۔ [35]

سنہ 3 ہجری میں مشرکین نے جنگ بدر کا بدلہ لینے کے لئے جنگ احد مسلمانوں پر تحمیل کی۔ [36] آپ ان افراد میں سے تھے جنہوں نے جنگ کو ترک نہیں کیا اور آنحضرت کا دفاع کرتے رہے۔ [37] نقل ہوا ہے کہ اس جنگ میں آپ کو 16 زخم لگے۔ [38] شیخ کلینی و طبری کے مطابق، یہ مشہور جملہ: سَيِّفُ إِلَّا ذَوَالْفَقَارِ، لَا فَتَى إِلَّا عَلِيٌّ اس جنگ میں حضرت جبرئیل نے آپ کی مدح میں کہا ہے۔ [39] اسی سال آپ کے بڑے بیٹے امام حسن کی ولادت ہوئی۔ [40] سنہ 4 ہجری میں جب آپ کی عمر 27 سال تھی، آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کی وفات ہوئی۔ [41] آپ کے دوسرے فرزند امام حسین کی ولادت اسی سال میں ہوئی۔ [42]

سنہ 5 ہجری میں جنگ خندق پیش آئی [43] اور حضرت علی کی شجاعت کی وجہ سے عمرو بن عبدود کے قتل پر اس کا خاتمہ ہوا۔ [44] اسی سال آپ کی بیٹی حضرت زینب کی ولادت ہوئی۔ [45] سنہ 6 ہجری میں آنحضرت و کفار کے درمیان صلح حدیبیہ ہوئی، جس کی کتابت آپ نے کی۔ [46] اسی سال آپ کی دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم کی ولادت ہوئی۔ [47] اس سال کے ماہ شعبان میں آنحضرت نے سریہ فدک و یہودیوں کے سرکوبی کے لئے آپ کو منتخب کیا۔ [48] سنہ 7 ہجری میں جنگ خیبر پیش آئی۔ [49] اس جنگ میں آپ پرچم داروں میں سے تھے [50] اور آپ ہی کے پرچم تلے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ [51] سنہ 8 ہجری 31 برس کی عمر میں فتح مکہ کے موقع پر آپ فوج کے سرداروں میں سے تھے [52] اور آپ نے کعبہ میں موجود بتوں کو توڑنے آنحضرت کی نصرت کی۔ [53]

سنہ 9 ہجری میں جنگ تبوک پیش آئی۔ آنحضرت نے پہلی بار حضرت علی کو مدینہ میں اپنے جانشین و اپنے خانوادے کی محافظت پر مامور کیا۔ یہ واحد جنگ ہے جس میں امیر المومنین نے شرکت نہیں کی۔ [54] مشرکین کی طرف سے پھیلائی گئی افواہ کے بعد آپ نے خود کو آنحضرت تک پہنچایا اور انہیں اس ماجرا سے آگاہ کیا۔ آنحضرت نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو

حضرت موسیٰ سے تھی۔ [55] یہ قول حدیث منزلت کے نام سے مشہور ہے۔ [56] اسی سال آپ کو آنحضرت نے مکہ کے مشرکین کے اجتماع میں آیات برائت کے ابلاغ کے لئے مقرر کیا [57] اور آپ نے روز عید الاضحیٰ بعد از ظہر ان آیات کو ابلاغ کیا۔ [58] 24 ذی الحجہ سنہ 9 ہجری [59] میں آنحضرت نے علی، فاطمہ حسن و حسین کے ساتھ نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کا اعلان کیا۔ [60] سنہ 10 ہجری میں آنحضرت نے حضرت علی کو اہل یمن کو دعوت اسلام دینے کے لئے وہاں بھیجا۔ [61] اسی سال آنحضرت حج کے لئے تشریف لے گئے۔ [62] حضرت علی یمن سے روانہ ہوئے اور مکہ میں آپؐ سے ملحق ہو گئے۔ [63] آنحضرت نے حج سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر آپ کو اپنا وصی و جانشین قرار دیا۔ [64] یہ واقعہ غدیر خم کے نام سے مشہور ہے، اس وقت آپ کی عمر 33 سال تھی۔

رحلت پیغمبر اکرمؐ کے بعد

سنہ 11 ہجری میں آنحضرتؐ نے وفات پائی۔ [65] شیعوں کے مطابق، حضرت علی رحلت پیغمبر کے بعد 24 سال کی عمر میں امامت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ امام علی آنحضرت کی تکفین و تجہیز میں مشغول تھے کہ ایک گروہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا۔ حضرت ابو بکر کی خلافت کے بعد ابتداء میں حضرت علی نے ان کی بیعت نہیں کی [66] لیکن بعد میں آخرکار بیعت کر لی۔ [67] شیعوں کا ماننا ہے کہ یہ بیعت اجباری تھی [68] اور شیخ مفید کا ماننا ہے کہ امام علی نے ہرگز بیعت نہیں کی۔ [69] [70] شیعوں کے مطابق، خلیفہ کے ساتھیوں نے امام علی سے بیعت لینے کے لئے ان کے گھر پر حملہ کیا [71] جس میں حضرت فاطمہ زخمی ہوئیں اور ان حمل ساقط ہو گیا۔ [72] اسی زمانہ میں حضرت ابوبکر نے باغ فدک کو غصب کر لیا [73] اور حضرت ان کا حق لینے کے لئے اٹھے۔ [74] حضرت فاطمہ گھر پر ہونے والے حملے کے بعد مریض ہو گئیں اور کچھ عرصہ کے بعد سنہ 11 ہجری میں شہید ہو گئیں۔ [75]

سنہ 13 ہجری میں حضرت ابوبکر کی وفات ہوئی۔ [76] ان کی وصیت کے مطابق عمر بن خطاب خلیفہ بنے۔ [77] سنہ 14 ہجری محرم میں حضرت عمر ساسانیوں سے جنگ کے لئے مدینہ سے خارج ہوئے اور صرار نامی مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ انہوں نے امام علی کو مدینہ میں اپنی جگہ قرار دیا تا کہ وہ خود اس جنگ کی فرماندہی اپنے ذمے لیں۔ لیکن بعض صحابہ و امام علی سے مشورہ کے بعد انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا اور سعد بن ابی وقاص کو جنگ کے لئے بھیجا۔ [78] معادی خواہ نے ابن اثیر سے منقول قول سے استناد کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ دوسری خلافت کے زمانہ میں اس کے ابتدائی سالوں کے بعد سے منصب قضاوت کے مالک تھے۔ [79] [80] سنہ 16 ہجری یا سنہ 17 ہجری میں [81] امام علی کے مشورے کو حضرت عمر نے قبول کر کے پیغمبر کی مدینہ ہجرت کو اسلامی تاریخ کا مبداء قرار دیا۔ [82] [83] سنہ 17 ہجری [84] میں عمر فتح بیت المقدس کے لئے شام روانہ ہو گئے اور امام علی کو مدینہ میں اپنا جانشین قرار دیا۔ [85] [86] اسی سال [87] عمر نے اصرار اور دھمکی سے علی و فاطمہ کی بیٹی ام کلثوم سے شادی کی۔ [88] [89] سنہ 18 ہجری میں ایک بار پھر عمر نے شام کے سفر میں امام علی کو مدینہ میں اپنا جانشین معین کیا۔ [90] عمر نے حملے کے بعد اور مرنے سے پہلے سنہ 23 ہجری [91] میں اپنے بعد خلافت کے لئے 6 افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔ [92] جس میں حضرت بھی شامل تھے۔ [93] اس میں انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو تعیین کنندہ شخص کا درجہ دیا۔ عبد الرحمن نے پہلے امام علی سے چاہا کہ کتاب خدا و سنت پیغمبر و سیرت شیخین پر عمل کی شرط پر خلافت کو قبول کر لیں لیکن آپ نے سیرت شیخین کو قبول نہیں کیا اور جواب دیا کہ میں اپنے علم و استعداد و اجتہاد سے کتاب خدا و سنت پیغمبر پر

عمل کروں گا۔ [94] اس کے بعد عبد الرحمن نے عثمان کو ان شرطوں کے ساتھ خلافت کی دعوت دی انہوں نے قبول کر لیا تو انہیں خلافت مل گئی۔ [95] [96] [97]

معادی خواہ ابن جوزی کی کتاب المنتظم سے استناد کرتے ہوئے کہتے ہیں: حضرت علی سنہ 24 ہجری میں بھی قضاوت کے منصب پر فائز تھے۔ [98] سنہ 25 ہجری میں [99] حضرت عثمان نے قرآن کی جمع آوری و تدوین کا حکم دیا۔ [100] سیوطی نے امام علی سے نقل کیا ہے کہ تدوین و جمع آوری قرآن کا کام ان کے مشورہ پر انجام دیا گیا ہے۔ [101] [102] سنہ 26 ہجری میں آپ کے پانچویں فرزند عباس بن علی کی ولادت ہوئی۔ [103] سنہ 35 ہجری میں مدینہ میں لوگوں نے ناراض ہو کر عثمان کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ [104] امام علی محاصرہ کے وقت مدینہ میں نہیں تھے۔ [105] معادی خواہ نے اس سفر کو ینبع کی طرف ذکر کیا ہے جو حضرت عثمان کی خواہش پر ہوا تھا۔ [106] اہل سنت مصادر کے مطابق امام علی نے حسنین کو خلیفہ کی حفاظت پر مامور کیا تھا [107] لیکن آخرکار شورشوں نے انہیں قتل کر ڈالا [108] اور ان کے قتل کے بعد لوگوں نے حضرت علی کا رخ کیا تا کہ وہ خلافت کو قبول کر لیں۔ [109]

دوران حکومت

حضرت علی ماہ ذی الحجہ سنہ 35 ہجری میں قتل عثمان کے بعد خلیفہ بنے۔ [110] [111] عثمان کے بعض قریبیوں اور بعض اصحاب پیغمبر جنہیں قاعدین کہا جاتا ہے، [112] کے علاوہ مدینہ میں موجود تمام صحابہ نے آپ کی بیعت کی۔ [113] آپ نے اپنی خلافت کے دو دن بعد اپنے اولین خطبے میں عثمان کے زمانہ میں ناحق قبضہ کئے گئے اموال [114] کو واپس کرنے اور بیت المال کی عادلانہ تقسیم کا حکم دیا۔ [115] سنہ 36 ہجری میں طلحہ و زبیر نے آپ کی بیعت کو توڑ دیا اور مکہ میں عائشہ کے ساتھ ملحق ہو گئے [116] جو خون عثمان کا انتقام لینے کے لئے اٹھی تھیں، اس کے بعد انہوں نے بصرہ کی سمت حرکت کی۔ [117] اس طرح جنگ جمل، آپ سے ہونے والی [118] اور مسلمانوں کی پہلی داخلی جنگ ہوئی [119] جو امام علی و ناکیشن (بیعت توڑنے والے) کے درمیان بصرہ میں ہوئی۔ [120] طلحہ [121] و زبیر [122] اس جنگ میں مارے گئے اور عائشہ کو مدینہ واپس بھیج دیا گیا۔ [123] آپ پہلے بصرہ گئے اور آپ نے وہاں عمومی معافی کا اعلان کیا [124] اور رجب سنہ 36 ہجری میں کوفہ گئے اور اسے مرکز خلافت قرار دیا۔ [125] اسی سال امام نے معاویہ کو بیعت حکم دیا اس کے انکار کے بعد آپ نے اسے شام کی حکومت سے معزول کر دیا۔ [126] ماہ شوال سنہ 36 ہجری میں آپ نے شام پر لشکر کشی کی۔ [127] صفین کے علاقہ میں جنگ صفین سنہ 36 ھ کے اواخر اور سنہ 37 ہجری کے اوائل میں واقع ہوئی۔ [128] معادی خواہ کا ماننا ہے کہ ماہ صفر سنہ 37 ھ کے برخلاف جسے طبری و ابن اثیر نے ذکر کیا ہے، اوج جنگ سنہ 38 ہجری میں ہوئی ہے۔ [129] [130] جب امام علی کی فوج جنگ جیت رہی تھی [131] تو معاویہ کی فوج نے عمرو عاص کی چال سے قرآن کو نیزوں پر بلند کر دیا تا کہ وہ ان کے درمیان حکم کرے۔ [132] امام نے مجبوری میں اپنی فوج کے باغیوں کے فشار کے تحت حکمیت کو قبول کر لیا اور ان کے اجبار کی وجہ سے ابو موسیٰ اشعری کو حکم قرار دیا۔ [133] لیکن حکمیت کو قبول کرنے کے کچھ ہی دیر بعد امام پر نئے اعتراضات ہونے لگے۔ [134] بعض لوگوں نے سورہ مائدہ کی آیت 44 و سورہ حجرات کی آیت 9 سے استدلال کرتے ہوئے جنگ جاری رکھنے کا مطالبہ کیا اور حکمیت قبول کرنے کو کفر مانتے ہوئے اس سے توبہ کیا۔ [135] تعجب کی بات یہ تھی کہ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے کچھ دیر پہلے امام کو حکمیت کے لئے مجبور کیا تھا۔ [136] انہوں نے امام سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کفر سے توبہ کریں اور معاویہ کے ساتھ ہوئے وعدہ کو نقض کریں۔ لیکن امام نے نقض

حکمیت کو قبول نہیں کیا [137] اور کہا حکمین کے قرآن کے مطابق حکم نہ کرنے صورت میں جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے۔ [138]

حکمیت کے وقت ابو موسیٰ اشعری نے امام علی و معاویہ دونوں کو خلافت سے معزول کر دیا۔ [139] نگاہ کریں: ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغۃ، ۱۳۸۵ق، ج ۲، ص ۲۵۵۔ اس کے بعد عمرو عاص نے معاویہ کو خلافت پر باقی رکھا۔ [140] حکمیت کے بعد [141] [142] امام کے ماننے والوں میں سے ایک گروہ نے اس بات کی مخالفت کی اور اسے دین سے برگشت سے تعبیر کرتے ہوئے ایمان میں شک کیا۔ [143] اس دوران ایک گروہ جو خوارج کی بنیادی افراد میں سے تھے انہوں نے قبول حکمیت کو کفر کہا اور وہ سپاہ امام سے جدا ہو گئے اور کوفہ کے بجائے حرورا چلے گئے۔ [144]

خوارج کے اعتراضات صفین کے 6 ماہ بعد تک جاری رہے۔ اسی وجہ سے امام نے عبد اللہ بن عباس اور صعصعہ بن صوحان کو ان کے پاس گفتگو کے لئے بھیجا لیکن ان لوگوں نے ان دونوں کی بات نہیں سنی اور لشکر میں واپس آنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئے۔ اس کے بعد امام نے ان سے کہا کہ وہ بارہ افراد کا انتخاب کر لیں اور امام بھی بارہ افراد کے ہمراہ ان سے گفتگو کے لئے بیٹھے۔ [145] امام نے ان کے سرداروں کے خطوط بھی لکھے اور انہیں دعوت دی کہ وہ مومنین کی طرف لوٹ آئیں لیکن عبد اللہ بن وہب نے صفین کا تذکرہ کرتے ہوئے تاکید کی کہ علی دین سے خارج ہو چکے ہیں انہیں توبہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد بھی امام نے بارہا قیس بن سعد و ابو ایوب انصاری جیسے افراد کو ان کے پاس بھیجتے رہے، انہیں اپنی طرف بلاتے رہے اور انہیں امان بھی دی [146] اور جب ان کے تسلیم ہونے سے مایوس ہو گئے تو آپ نے چودہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ آپ نے تاکید کہ کوئی بھی جنگ شروع نہیں کرے گا اور آخر میں نہروان والوں نے جنگ شروع کی۔ [147] آغاز جنگ کے ساتھ ہی نہایت سرعت سے تمام خوارج قتل یا زخمی ہو گئے، زخمیوں میں سے چار سو افراد کو ان کے گھر والوں کے حوالے کیا گیا۔ امام کے لشکر میں سے دس سے بھی کم افراد شہید ہوئے۔ نہروان میں خوارج میں سے دس سے کم افراد فرار ہونے میں کامیاب رہے ان میں سے ایک عبد الرحمن بن ملجم مرادی، [148] قاتل امام بھی تھا۔ ابن ملجم مرادی نے آپ کو 19 رمضان سنہ 40 ہجری فجر کے وقت کوفہ میں اپنی شمشیر سے زخمی کیا اور آپ اس کے دو روز بعد 21 رمضان میں 63 برس کی عمر میں شہید ہوئے اور مخفیانہ طور پر دفن ہوئے۔ [149]

حوالہ جات:

-

نسائی، السنن الکبریٰ، ۱۰۷:۵؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغۃ، ۱۵:۱؛ آیتی، تاریخ پیامبر اسلام، ۶۵؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغۃ، ۳۰:۱۔

مفید، الارشاد، ۲:۱۔

مفید، الارشاد، ج 1، ص 5 (کتب خانہ اہل بیتؑ میں موجود سی ڈی، نسخہٴ دوئم)۔

امینی، ج 6، ص 21-23۔

ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ۱۶۲:۱۔

شہیدی، ترجمہ نہج البلاغۃ، ۲۲۲۔

مصاحب، دایرة المعارف فارسی، ۱۷۶۰:۲، شہیدی، دانشنامہ امام علیؑ، ۱۳:۸۔

- معادى خواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ٦٤، مصاحب، دايرة المعارف فارسى، ١٧٦٠:٢ - معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ٨٠ - شهيدى، دانشنامه امام على، ١٢:٨ - قنوات، دانشنامه امام على، ٩٩:٨ - شهيدى، دانشنامه امام على، ١٢:٨ - معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ١٥٥-١٥٨؛ مصاحب، دايرة المعارف فارسى، ١٧٦٠:٢ - رجبى، دانشنامه امام على، ١٦١:٨ - معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ١٨٨ - عاملى، الصحيح، ٦٠:٥ ؛ قنوات، دانشنامه امام على، ١٦٦:٨ ؛ شهيدى، دانشنامه امام على، ١٦:٨ - ابو الفرج اصفهانى، مقاتل الطالبين، ٥٩ - طبرى، تاريخ طبرى، ٤١٠:٢ - ابن سعد، طبقات الكبرى، ١٦:٨ ؛ قزوينى، فاطمة الزهراء، ١٩٢ - ابن شهر آشوب، مناقب آل ابى طالب، ٣٥٠:٣ - شهيدى، دانشنامه امام على، ١٦:٨ - شهيدى، دانشنامه امام على، ١٢:٨ - مصاحب، دايرة المعارف فارسى، ١٧٦٠:٢ - طبرى، تاريخ طبرى، ١٠٢٧:٣ ؛ كلينى، كافى، ١١٠؛ ابن اثير، الكامل فى التاريخ، ١٠٧:٢ - كلينى، كافى، ٤٦١:١ ؛ طبرى، تاريخ طبرى، ٥٣٧:٢ ؛ مفيد، الارشاد، ٥:٢ - اين جوزى، تذكرة الخواص، ٦ - يعقوبى، تاريخ يعقوبى، ٢٤٦:٢ ؛ دولابى، الذرية الطاهرة، ١٠٢؛ طبرى، تاريخ طبرى، ٥٥٥:٢ ؛ مفيد، الارشاد، ٢: ٢٧ - ابن هشام، السيرة النبوية، ٢٢٢:٣ ؛ طبرى، تاريخ طبرى، ٥٦٢:٢ - واقدى، المغازى، ٢٤١-٤٤٠:٢ ؛ ابن هشام، السيرة النبوية، ٢٣٢-٢٣٤:٣ ؛ طبرى، تاريخ طبرى، ٦٤٣-٥٤٢:٢ ؛ مفيد، الارشاد، ١٠٩-٩٨؛ طبرى، اعلام الورى، ٣٨٢-٣٤٩:١ - ابن اثير، اسد الغابة، ١٣٢:٦ ؛ كحاله، اعلام النساء، ٩١:٢ - ابن هشام، السيرة النبوية، ٤٤٦:٢ - ذهبى، اعلام النبلاء، ٥٠٠:٣ ؛ دخيل، اعلام النساء، ٢٣٨ - طبرى، تاريخ طبرى، ٦٤٢:٢ - ابن هشام، السيرة النبوية، ٣٢٢-٣٥٥:٣ ؛ ابن حبيب، كتاب المحبر، ١١٥ - معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ٦٧٤ - معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ٦٧٨ - معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ٧٨٩ - ابن طاووس، الطرائف، ٨٠:١ - مفيد، الارشاد، ١٥٦:١ ؛ ابن هشام، السيرة النبوية، ١٦٣:٢ -

معادىخواه، تاريخ اسلام (عصر بعثت)، ٩٢٦.

ابن حنبل، مسند، ٢٧٧:١ ؛ ابن حنبل، مسند، ٤١٧:٣ ؛ ابن حنبل، مسند، ٥١٣:٧ ؛ بخارى، صحيح بخارى، ١٢٩:٥ ؛ مسلم بن حجاج، صحيح مسلم، ١٨٧١:٢-١٨٧٠ ؛ ترمذى، سنن ترمذى، ٦٤١:٥-٦٤٠، ٦٣٨ ؛ نسائى، سنن نسائى، ٥٠-٦١ ؛ حاكم نيشابورى، المستدرک، ١٣٣:٣-١٣٤ ؛ طبرى، الرياض النضرة، ١١٧:٣-١١٩ ؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ٧:٥-٨ ؛ هيثمى، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ١١٠:٩ ؛ عيني، عمدة القارى، ٣٠١:١٦ ؛ سيوطى، تاريخ الخلفاء، ١٦٨ ؛ سيوطى، الدر المنثور، ٢٩١:٣، ٢٣٦ ؛ متقى، كنز العمال، ١٧١:١٣-١٧٢، ١٦٣ ؛ مير حامد حسين، عباات الانوار، ٢: ٢٩-٥٩ ؛ شرف الدين، المراجعات، ١٣٠ ؛ حسينى ميلانى، نفحات الازهار، ٣٦٣:١٨-٤١١ .

رجبى، دانشنامه امام على، ٢٠٩:٨ .

شهيدى، دانشنامه امام على، ٢١١:٨ .

ابن شهر آشوب، مناقب، ١٤٤:٣ .

مكارم شيرازى، تفسير نمونه، ٥٨٢:٢ ؛ رجبى، دانشنامه امام على، ٢١٣:٨ .

عاملى، سيره النبى، ٣١٩:٤ .

طبرى، تاريخ طبرى، ١٤٨:٣ ؛ ابن سعد، طبقات الكبرى، ١٣١:٢ ؛ واقدى، المغازى، ١٠٨٩:٣ .

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٧.

عياشى، كتاب التفسير، ٤:١ .

شهيدى، دانشنامه امام على، ٢١:٨ .

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٨٥.

مجلسى، بحار الانوار، ج ٢٨، ص ٢٩٩؛ مجلسى، مرآة العقول، ج ٥، ص ٣٢٠.

دينورى، الامامة والسياسة، ٢٩:١-٣٠ ؛ مسعودى، مروج الذهب، ٦٤٦:١ . طبرى، تاريخ طبرى، ج ٤، ص ١٣٣٠؛

بلاذرى، انساب الاشراف، ج ١، ص ٥٨٦ - ٥٨٧.

شيخ مفيد، الفصول المختارة، ص ٤٠ و ٥٦ به بعد.

فاطمى، دانشنامه امام على، ٢٠٤:٨ .

جوهرى بصرى، السقيفة و فدك، ١٤١٣ق، ص ٧٢ و ٧٣.

طبرسى، الاحتجاج، ١٣٨٦ق، ج ١، ص ١٠٩.

استادى، دانشنامه امام على، ٣٦٦:٨ .

مجلسى، بحار الانوار، دار الرضا، ج ٢٩، ص ١٢٤.

طبرى امامى، دلائل الامامة، ١٤١٣ق، ص ١٣٤.

يعقوبى، تاريخ اليعقوبى، ١٣٧٩ق، ج ٢، ص ١٣٦-١٣٨؛ طبرى، تاريخ الامم و الملوك، ١٣٨٧ق، ج ٣، ص ٤١٩-٤٢٠؛

ابن حبان، كتاب الثقات، ١٣٩٣ق، ج ٢، ص ١٩١، ١٩٤.

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٣٣١ و ٣٢٢.

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٣٧٩.

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٤٤١.

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٣٤٨.

معادىخواه، تاريخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامى)، ٤٥٣.

- يعقوبی، تاریخ یعقوبی، دار صادر، ج ۲، ص ۱۴۵.
- مسعودی، مروج الذهب، ۴: ۳۰۰؛
- بلاذری، ص ۱۳۹.
- طبری، ج ۵، ص ۲۵۱۹-۲۵۲۰.
- معادی خواه، تاریخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامی)، ۴۷۵-۴۷۶.
- نویری، نهایی العرب، ۱۲۲۳ق، ج ۱۹، ص ۳۲۷.
- کلینی، الکافی، ۱۳۶۳ش، ج ۵، ص ۳۲۶؛ طوسی، تهذیب الاحکام، ۱۳۶۲ش، ج ۸، ص ۱۶۱؛ طبرسی، اعلام الوری، ۱۲۱۷ق، ج ۱، ص ۳۹۷؛ مفید، المسائل العکبری، ۱۲۱۲ق، ص ۶۰؛ بلاذری، انساب الاشراف، ۱۲۲۰ق، ص ۱۸۹.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامی)، ۴۹۶.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامی)، ۵۱۳.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (گسترش قلمرو خلافت اسلامی)، ۵۴۰.
- ابن سعد، الطبقات الکبری، ۱۴۱۰ق، ج ۳، ص ۳۴۴.
- سیوطی، تاریخ الخلفاء، ۱۴۱۳ق، ص ۱۲۹.
- ابن اثیر، الكامل فی التاريخ، ۱۳۸۶ق، ج ۳، ص ۷۱.
- دینوری، الامامة والسياسة، ۴۴: ۴۶-۴۴.
- زرکلی، الاعلام، ۴، ۲۱۰.
- ابن عبد البر، الاستيعاب، ۳، ۱۰۴۴.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (روزگار عثمان)، ۱۴۶.
- معرفت، التمهيد، ۱۴۱۲ق، ج ۱، ص ۳۴۳-۳۴۶.
- معرفت، التمهيد، ۱۴۱۲ق، ج ۱، ص ۳۳۸ و ۳۳۹.
- معرفت، التمهيد، ۱۴۱۲ق، ج ۱، ص ۳۴۱.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (روزگار عثمان)، ۵۱۵.
- زجاجی کاشانی، سقای کر بلا، ۱۳۷۹ش، ص ۸۹-۹۰؛ امین، اعیان الشیعه، ۱۴۰۶ق، ج ۷، ص ۴۲۹.
- دینوری، امامت و سیاست، ۶۱.
- دینوری، امامت و سیاست، ۵۸-۵۷.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (روزگار عثمان)، ۷۷۳.
- دینوری، امامت و سیاست، ۵۸-۵۷، ۶۴.
- ابن عبد البر، الاستيعاب.
- نک: ابن مزاحم، وقعة صفین/ترجمه، ص: ۲۷۱.
- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۹: ۲۹.
- معادیخواه، تاریخ اسلام (عصر علوی)، ۵۸: ۱.
- جودکی، دانشنامه امام علی، ۹: ۱۵-۱۶.
- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۹: ۲۹.
- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۹: ۵۳.

- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۵۲:۹ -
- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۶۲:۹ -
- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۶۶:۹ -
- طباطبایی، شیعه در اسلام، ۱۳۸۸ش، ص ۲۲-
- دلشاد تهرانی، سودای پیمان شکنان، ۱۳۹۴ش، ص ۱۴-
- بلاذری، جمل من أنساب الأشراف، ۱۴۱۷ش، ج ۳، ص ۴۱؛ حموی، معجم البلدان، ۱۹۹۵م، ذیل کلمه «خُرَیْبَة»؛
- سمعانی، الأنساب، ۱۴۰۰ق، ج ۱۲، ص ۱۸۰-
- دینوری، اخبار الطوال، ۱۵۰-
- طبری، تاریخ الامم و الملوك، ۱۹۷۰م، ج ۴، ص ۵۱۱-
- مسعودی، مروج الذهب، ۳۷۰:۲ -
- ملکی میانجی، دانشنامه امام علی، ۹: صص ۱۳-۱۲-
- دینوری، اخبار الطوال، ۱۵۴-
- معادیخواه، تاریخ اسلام (عصر علوی)، ۲۳۶:۱-۲۳۳ -
- معادیخواه، تاریخ اسلام (عصر علوی)، ۹۱:۲ -
- معادیخواه، تاریخ اسلام (عصر علوی)، ۱۹۴:۱ -
- معادیخواه، تاریخ اسلام (عصر علوی)، ۱۹۷:۱-۱۹۴ -
- معادیخواه، تاریخ اسلام (عصر علوی)، ۲۱۲:۱-۲۱۱ -
- جعفری، دانشنامه امام علی، ۲۱۴:۹-۲۱۳ -
- جعفری، دانشنامه امام علی، ۲۱۱:۹-۲۱۰ -
- جعفری، دانشنامه امام علی، ۲۱۶:۹-۲۱۱ -
- جعفری، دانشنامه امام علی، ۲۱۷:۹-۲۱۶ -
- بلاذری، انساب الأشراف، ج ۲، ص ۳۴۹-
- جعفری، دانشنامه امام علی، ۲۱۷:۹-۲۱۶ -
- بلاذری، انساب الأشراف، ج ۲، ص ۳۵۹-
- بلاذری، انساب الأشراف، ج ۲، ص ۳۴۹-
- امین، اعبان الشیعه، ۵۱:۱ -
- نگاه کریں: ابن ابی الحديد، شرح نهج البلاغة، ۱۳۸۵ق، ج ۲، ص ۲۵۶-
- نگاه کنید به: ابن ابی الحديد، شرح نهج البلاغة، ۱۳۸۵ق، ج ۲، ص ۲۵۶-
- نصر بن مزاحم، وقعة صفین، ۱۴۰۴ق، ص ۴۸۴؛ ابن قتیبة الدینوری، الامامة و السياسة، ج ۱، ص ۱۰۴؛ بلاذری،
- انساب الأشراف، ج ۳، ص ۱۱۰-
- سبحانی، بحوث فی الملل و النحل، ج ۵، ص ۷۵-
- نصر بن مزاحم، وقعة صفین، ۱۴۰۴ق، ص ۴۸۴؛ بلاذری، انساب الأشراف، ج ۳، ص ۱۱۱-۱۱۲-
- بلاذری، انساب الاشراف، ج ۲، ص ۳۵۲-
- بلاذری، انساب الاشراف، ج ۲، ص ۳۷۰-

دینوری، اخبار الطوال، ۲۱۰.

بلاذری، انساب الاشراف، ج ۲، ص ۳۷۳-۳۷۵.

المفید، الارشاد، ج ۱، ص ۹ (نسخه موجود در لوح فشرده کتابخانه اهل بیت، نسخه دوم).